



سوال

(01) ہندوستان کے متعلق سوال

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مورخہ ۳ صفر ۱۴۰۳ھ کو بروز جمعہ شام کو ٹیلی ویژن پر عالم فطری سے متعلق ایک پروگرام نشر ہوا جسے پیش کرنے والے ابراہیم الراشد تھے اور یہ پروگرام ہندوستان کے لوگوں سے متعلق تھا۔

اس نشریہ کی ابتداء میں ابراہیم الراشد نے کہا ہندوستان کو جو ادیان کیا ملک کہا جاتا ہے تو یہ بات بالکل درست ہے کیونکہ وہاں ہندومت، بدھ مت اور سکھ وغیرہ وغیرہ سب دین پائے جاتے ہیں اب میں آپ سے وضاحت چاہتا ہوں کہ:

آیا ایسے امور کو واقعی دین کا نام دیا جاسکتا ہے جیسا کہ پروگرام پیش کرنے والے ان امور کو ادیان کا نام دیا ہے؟

آیا یہ دین بھی منزل من اللہ ہیں اور رسولوں کے ذریعہ لوگوں تک پہنچائے گئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو درست مفہوم سمجھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ وہ بات جس کے لوگ پیر و کارہوں اور انہیں دین سمجھ رہے ہیں اس پر دین کے لفظ کا اطلاق ہو سکتا ہے خواہ وہ باطل ہو۔ جیسے ہوبدھ مت، اصنام پرستی، یہودیت ہندومت اور عیسائیت وغیرہ باطل ادیان ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ الکافرون میں فرماتے ہیں:

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۚ ۱ ... سورة الكافرون

”تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے۔“

گویا جن باتوں کو اصنام پرست اپنائے ہوئے تھے، انہیں اللہ تعالیٰ نے دین کا نام دیا ہے۔ حالانکہ دین حق تو صرف اسلام ہی ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ... ۱۹ ... سورة آل عمران



”دین تو اللہ کے ہاں اسلام ہی ہے۔“

نیز فرمایا:

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي آلِ آخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝۵۰ ... سورة آل عمران

”اور اگر کوئی شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہتا ہے تو وہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا“

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۝۳ ... سورة آل عمران

”آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا“

اور اسلام ما سوائے اللہ کو چھوڑ کر صرف اسی عبادت، اس کے اوامر کی اطاعت اور نواہی کے ترک اور اس کی قائم کردہ حدود تک رک جانے کو کہتے ہیں نیز یہ کہ جو کچھ پیدا ہو چکا یا ہونے والا ہے اور اس کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دی ہے اس پر ایمان لایا جائے اور ادیان باطلہ میں کچھ بھی منزل من اللہ نہیں اور نہ ہی ان کی کوئی چیز اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ خود پیدا کردہ باتیں ہیں جو منزل من اللہ نہیں ہیں۔ جبکہ اسلام تمام رسولوں کا دین رہا ہے۔ اختلاف اگر ہوا ہے تو وہ صرف شریعتوں میں ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

لَكُلِّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَا جَا ۝۴۸ ... سورة المائدة

”ہم نے تم میں سے ہر ایک (فرقے) کے لیے ایک دستور اور طریقہ مقرر کیا ہے۔“

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دار السلام

جلد 1

محدث فتویٰ